تحقیق التراویح

تراویح کی فضیلت

از رشحات فکر : حضرت مولانا حافظ عبدالغفور رحمہ اللہ

حضرت والد مرحوم کا یہ مضمون آج سے تقریباً اکتیس سال پہلے (۱۵ نومبر ۱۹۶۶) رسالہ احکام رمضان المبارک مع تحقیق التراویح میں شائع ہوا تھا اور اسکے بعد وقتاً فوقتاً کتاب کئی بار شائع ہوئی مگر مقلدین نے آج تک اس میں اٹھائے گئے اعتراضات اور سوالات کا جواب نہیں دیا۔
(ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین)
اس بیش قیمت تحقیقی مقالہ کی اہمیت کے پیش نظر اسے حرمین میں شائع کیا جارہا ہے ۔ مدیر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

"جعل اللہ صیامه فریضة و قیام لیله تطوعا"

اللہ تعالےٰ نے رمضان کے روزوں کو فرض کردیا ہے اور قیام رمضان (تراویح) کو نفل قرار دیا ہے۔

ایک دوسری حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

"من قام رمضان ایمانا و "احتسابا" غفرله ما تقدم من ذنبه۔"

جس شخص نے رمضان کا قیام کیا۔ خلوص نیت سے اور طلب ثواب سے تو اس کے جتنے بھی پہلے گناہ ہوتے ہیں وہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

تراویح باجماعت مسجد میں رسول اللہؐ کی سنت ہے

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں ایک رات مسجد میں تشریف لائے اور نماز چند مقتدیوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی تو صبح انہوں نے ایک دوسرے کو ذکر کیا کہ آج رات آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز باجماعت پڑھائی تو دوسری رات زیادہ لوگ مسجد میں جمع ہوگئے ۔ تمام نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔

پھر اگلی صبح آپس میں اس بات کا تذکرہ ہوا تو تیسری رات بہت زیادہ لوگ جمع ہوگئے اور سب نے آپؐ کے پیچھے

نماز پڑھی۔

جب چوتھی رات ہوئی تو اس کثرت سے لوگ آئے کہ مسجد میں گنجائش ہی باقی نہ رہی۔

لیکن اس رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز نہ پڑھائی لوگ تمام رات انتظار کرتے رہے۔ صبح کے وقت آپؐ تشریف لائے اور نماز فجر پڑھائی۔ نماز کے بعد آپؐ نے خطبہ مسنونہ کے بعد ارشاد فرمایا:

اما بعد

فانه لم یخف علی مکانکم لکنی خشیت ان تفرض علیکم فتعجزوا عنها فصلوا ایها الناس فی بیوتکم ۔ (صحیح بخاری)

بے شک تمہارا اس جگہ جمع ہونا مجھ سے مخفی نہ تھا (یعنی رات بھر میں پس پردہ تمہاری حاضری دیکھتا رہا ہوں) لیکن میں اس ڈر سے نہ نکلا کہ کہیں (نماز تراویح) تم پر فرض نہ ہو جائے۔ پھر تم اس کے ادا کرنے سے عاجز رہو۔

لوگو! (سنو) تم اس نماز کو اپنے گھروں ہی میں پڑھ لیا کرو۔

علامہ ابن ہمامؒ نے فتح القدیر جلد اول ص ۱۰۵ اور مولانا احمد علی حنفی سہارن پوری نے بخاری کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ:

" ترکه لعذر " کہ اس عذر کی بنا پر آپؐ نے جماعت کو ترک کر دیا۔ بخاری اور مسلم میں ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ترک جماعت کی یہ وجہ بیان کر کے فرمایا:

" ایها الناس فصلو یایها الناس فی بیوتکم " (کہ لوگو! اپنے اپنے گھروں میں اس کو نماز کو پڑھو۔ علامہ ابن ہمامؒ ۔ مولانا احمد علی صاحب سہارنپوری اور بخاری و مسلم کی حدیث سے ظاہر ہے کہ خوف فرضیت کی بناء پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کو ترک کیا۔ نماز کو ترک نہیں کیا۔

چنانچہ صحابہ کرامؓ کو حکم دیا کہ وہ نماز کو اپنے گھروں میں ادا کریں چونکہ اب وحی کا سلسلہ بند ہے۔ فرضیت کا کوئی خطرہ نہیں۔ لہذا آٹھ رکعت نماز تراویح باجماعت سارے رمضان میں پڑھنا جواز کا درجہ رکھتی ہے۔ اس لئے حنفی اکابر علماء کی تحقیق کے مطابق آٹھ رکعت تراویح بھی ثابت ہے اور جماعت بھی ثابت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو عذر کی بناء پر اپنے گھروں میں پڑھنے کا حکم دیا۔ اب وہ عذر باقی نہیں لہذا تراویح باجماعت پڑھی جا سکتی ہے۔

تراویح سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن مسجد میں نماز تراویح ادا کی اور پھر فرض ہونے کے خوف سے آپؐ نے ترک کر دی۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ اگر یہ خوف نہ ہوتا تو سارا رمضان پڑھاتے۔ اب چونکہ یہ خوف نہیں رہا۔ اس لئے نماز تراویح باجماعت مسجد میں ادا کرنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہوئی۔

ایک مغالطہ اور اس کا ازالہ

بعض لوگ مساجد میں نماز تراویح باجماعت پڑھنے کو مولویوں کی ایجاد سمجھتے ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ دراصل نماز تہجد ہی ہے رمضان دغیر رمضان میں وہی پڑھنی چاہیے۔ مساجد میں التزام کے ساتھ تراویح کا پڑھنا حضورؐ سے ثابت نہیں۔آپؐ نے تہجد ہی پڑھی ہے تراویح نہیں!

تو اس کے جواب میں گذارش ہے کہ وہی تہجد جو گیارہ مہینے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے۔ رمضان میں اسے ہی تراویح کی صورت میں ادا فرماتے تھے۔یعنی وہی تہجد رمضان میں تراویح بن جاتی تھی اور آپ تراویح پڑھ کر پھر تہجد نہیں پڑھتے تھے اور غیر رمضان میں سونے کے بعد اٹھ کر پڑھتے تو نماز تہجد کہلاتی تھی اور رمضان میں وہی نماز سونے سے پہلے پڑھتے تو اسے تراویح کہتے تھے۔

تراویح یا نماز وتر کے پیچھے فرض نماز

امام اگر نماز تراویح پڑھ رہا ہو تو اس کے پیچھے فرض ہوجاتے ہیں۔ دلیل اسکی یہ ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ تعالے عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے عشاء کی نماز پڑھ کر، پھر اپنی قوم کو جاکر نماز پڑھاتے تھے اور وہ قوم کے تو فرض ہوتے اور حضرت معاذ رضی اللہ تعالے عنہ کے نفل ہوتے۔اس سے معلوم ہوا کہ نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض ہوجاتے ہیں۔تراویح بھی نفل ہے۔پس تراویح اور وتر کے پیچھے فرض ہوسکتے ہیں (نیل الاوطار)

قیام مسنون

قیام رمضان یا نماز تراویح

جب تعین ہوجائے کہ کل سے روزہ شروع ہوگا تو اسی رات عشاء کی نماز کے بعد تراویح شروع کردی جائیں۔ نماز تراویح کا طریقہ اور تعداد وہی ہے جو نماز تہجد کی ہے اس لئے کہ دراصل یہ دونوں نمازیں ایک ہی ہیں۔صرف نام اور اعتبار مختلف ہیں۔اس بات کا فیصلہ اور تعداد رکعات کا فیصلہ حضرت عائشہؓ اور حضرت جابرؓ نے کردیا ہے۔

حدیث اول

صحیح بخاری میں آیا ہے کہ حضرت ابوسلمہؓ نے قیام رمضان (نماز تراویح) کے بارے میں حضرت عائشہؓ سے سوال کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتنی رکعات پڑھا کرتے تھے؟

حضرت عائشہؓ نے جواب دیا، "ما کان یزید فی رمضان ولا غیرہ علی احدی عشرۃ رکعۃ"
یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان ہو یا غیر رمضان ہمیشہ (مغرب وعشاء کے علاوہ رات کی نماز بمع وتر کے گیارہ رکعت ہی پڑھا کرتے تھے۔

تشریح: اگر حضرت عائشہؓ کی روایت کو صرف تہجد پر محمول کرلیا جائے تو جواب سوال کے مطابق نہیں ہوگا۔ اس لئے سائل کا سوال قیام رمضان یعنی نماز تراویح کے متعلق ہے اور جواب میں تراویح کا ذکر ہونا لازمی ہے۔ لہذا یہ بات ماننے کے قابل نہیں کہ حضرت عائشہ نے تراویح کے بارے میں سائل (ابو سلمہؓ) کو جواب نہ دیا ہے۔ ہاں امر واقع ہے کہ حضرت عائشہؓ نے جواب میں صلوۃ رمضان کے ساتھ غیر رمضان کا ذکر کرکے یہ مسئلہ واضح کردیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو نماز غیر رمضان میں پڑھا کرتے تھے۔ وہی نماز رمضان میں پڑھتے تھے۔ رمضان کی نماز کوئی الگ نماز نہیں تھی۔

اس حدیث سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رمضان میں آٹھ رکعت (نماز تراویح) پڑھانا ثابت ہوا اور اس حدیث کی صحت کا یہ حال ہے کہ روئے زمین پر ایک بھی محدث ایسا نہیں گزرا جس نے اسے ضعیف کہا ہو یا کسی امام یا فقیہ نے اس پر جرح کی ہو۔ حدیث بالا جرح، قدح، ضعف واعتراض سے اور قیل وقال سے پاک اور مبرا ہے۔ لہذا ثابت ہوا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو آٹھ رکعت (نماز تراویح) دی ہیں اور مسلمانوں کو انہی پر عمل کرنا چاہیے اس لئے سنت ہے۔

دوسری حدیث

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔
صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شہر رمضان ثمانی رکعات فاوتر۔ (الحدیث) (ابن حبانؒ وابن حزیمہؒ)
یعنی حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ماہ رمضان میں آٹھ رکعت (نفل) پڑھائے اور پھر وتر پڑھائے

تعامل صحابہ کرامؓ

حضرت عمر فاروقؓ کا حکم

عن سائب بن یزید قال امر عمرؓ ابی بن کعب و تمیما الداریؓ ان یقو ما للناس فی رمضان باحدی عشرۃ رکعۃ (الحدیث) (موطا امام مالک)
سائب بن یزیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے ابی بن کعبؓ اور تمیم داریؓ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو رمضان

میں گیارہ رکعت (نماز تراویح مع وتر) پڑھائیں۔

حضرت عمرؓ کا گیارہ رکعت پڑھانے کا حکم دینا اس بات کا ثبوت ہے کہ ان کے نزدیک گیارہ رکعت (نماز تراویح مع وتر) سنت ہے اور اسی پر صحابہ کرامؓ کا عمل تھا

ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ تراویح کی نماز آٹھ رکعت (مع وتر گیارہ رکعت) ہی سنت ہے۔ اس کے خلاف جو لوگ بیس رکعتیں پڑھتے ہیں اور اس کو سنت کہتے ہیں یا بتاتے ہیں وہ سراسر غلط ہے۔

خود حنفیوں کو بھی اس کا اعتراف ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز تراویح آٹھ رکعت بغیر وتر کے پڑھی ہیں بیس رکعت پڑھنے کا ثبوت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ملتا

فقہائے کرام کا فیصلہ

پہلی شہادت

حنفیوں کے بہت بڑے عالم علامہ طحطاویؒ حنفی نے درمختار کی شرح میں فرمایا ہے

ان النبی صلی الله علیه وسلم لم یصل عشرین بل ثمانیا (طبع مصری جلد اول ص ۲۹۵)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز تراویح کی نماز بیس رکعت نہیں پڑھی بلکہ آٹھ رکعت پڑھی ہے۔

دوسری شہادت

حنفی مذہب کے مشہور امام علامہ ابن ہمامؒ، فتح القدیر شرح ہدایہ میں فرماتے ہیں

فتحصل من هذا کله ان قیام رمضان سنة احدی عشرة رکعة بالوتر فی جماعة فعله علیه السلام ثم ترکه لعذر (جلد اول مصری ص ۱۲۷)

کہ اس تمام بحث سے یہ بات حاصل ہوئی کہ دراصل تراویح (مع وتر گیارہ رکعت) باجماعت ہے۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے گیارہ رکعت پڑھی ہیں۔ پھر آپ نے عذر کی بناء پر جماعت کو ترک کردیا

تیسری شہادت

مولانا احمد علی سہارن پوریؒ حنفی حاشیہ صحیح بخاری ص ۱۵۴ پر فرماتے ہیں:-

ان قیام رمضان سنة احدی عشرة رکعة بالوتر فعله علیه السلام

تراویح کی نماز گیارہ رکعت بمعہ وتر سنت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گیارہ رکعت نماز تراویح بمع وتر پڑھی ہیں۔

چوتھی شہادت

مولانا انور شاہ کشمیری دیوبندی فرماتے ہیں

لا صناص من تسليم ان تراويحة عليه السلام كانت ثمانية ركعات ولم يثبت فى رواية من الروايات انه عليه السلام صلى التراويح والتهجد على حدة فى رمضان (العرف الشذى ص ۳۲۹)

یعنی اس کے تسلیم کے بغیر کوئی چارہ نہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تراویح کی نماز آٹھ ہی رکعت تھی۔ اور یہ بات کسی روایت سے ثابت نہیں کہ نماز تراویح اور تہجد دونوں جدا جدا نمازیں تھیں۔ جیسا کہ بعض حنفی یہ کہہ کر گیارہ، گیارہ بائیس اور ایک تئیس کی گنجائش نکالتے ہیں (فافہم)

اس سے آگے چل کر ص ۳۳۰ پر لکھتے ہیں

واما النبى صلى الله عليه وسلم فصح عنه ثمان ركعات واما عشرون ركعة فهو عنه عليه السلام بسند ضعيف وعلى ضعفه اتفاق۔

یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح طور پر آٹھ رکعت ہی ثابت ہیں۔ بیس رکعت والی روایت بالاتفاق ضعیف ہے

پانچویں شہادت

ملا علی قاری حنفی فرماتے ہیں:-

التراويح فى الاصل احدى عشرة ركعة فعله عليه اسلام

کہ نماز تراویح دراصل (مع وتر کے) گیارہ رکعت کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فعل سے ثابت کیا ہے۔

غائبانہ نماز جنازہ

گزشتہ دنوں پے در پے جماعت کے اکابر علماء کی وفات سے جماعت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔ جن میں حضرت مولانا محمد یحیٰی بھوجیانی، حضرت مولانا حافظ محمد قاسم خواجہ اور مولانا ڈاکٹر شمس الدین نورستانی ایسے علم و عمل کے پہاڑ شامل ہیں

انکی وفات پر رئیس الجامعہ علامہ محمد مدنی صاحب اور مدیر الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر نے گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا ہے اور خطبات جمعہ میں انکی علمی اور مسلکی خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کیا اور بعد میں انکی غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی۔

اللھم اغفرلھم وارحمھم (ادارہ)